Regd. No. L. 5254 ــــــــ بسم اللہ الرحمن الرحیم ــــــــ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

۶۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم :- شنبہ * ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ

نمبر ۱۲۲	۲۱ ہجرت ۱۳۳۴ ھش * ۲۱ مئی ۱۹۵۵ء	جلد ۴۴/۹

مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے والے احباب

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کی پیروی میں ہر سال جماعت احمدیہ کے افراد مساجد میں اعتکاف بیٹھتے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی مسجد مبارک میں جماعت کے بعض احباب اعتکاف بیٹھے ہیں نیز معتکفین میں بعض خواتین بھی شامل ہیں امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی اس ہدایت کے بموجب کہ اگر کسی مسجد میں ایک سے زیادہ معتکف ہوں تو وہ اپنے میں سے کسی کو اپنا امیر مقرر کریں۔ مسجد مبارک کے معتکف احباب نے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو اپنا امیر مقرر کیا ہے۔ اور وہ ان کی ہدایات کے تحت نوافل اور ذکر الٰہی اور دعاؤں میں مصروف ہیں۔ نیز اسلام اور سلسلہ کی ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اور سفر یورپ سے کامیاب و بامراد واپسی کے لئے انفرادی طور پر دعائیں کرنے کے علاوہ معتکف احباب شام کو روزہ افطار کرنے سے کچھ عرصہ قبل روزانہ اکٹھے ہو کر اجتماعی دعا بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں ذکر الٰہی اور نوافل کو قبول فرمائے۔ آمین — معتکف احباب کے اسماء درج ذیل ہیں :-

(۱) مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس امیر
(۲) ڈاکٹر مکرم سید غلام غوث صاحب (۳) مکرم حاجی محمد فاضل صاحب فیروز پوری
(۴) مکرم مولوی عبدالمنان صاحب عمر
(۵) مکرم عبدالحق صاحب شاکر واقفِ زندگی
(۶) مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور
(۷) مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب
(۸) مکرم چوہدری محمد صادق صاحب جہلمی (۹) مکرم میاں خدا بخش صاحب حکیم آف جنڈانوالہ (۱۰) مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب کاٹھ گڑھی (۱۱) مکرم مولوی عبدالحق صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ (۱۲) مکرم شیر محمد صاحب آف اوجلہ ضلع سرگودھا
(۱۳) مکرم خدا بخش صاحب درویش قادیان
(۱۴) مکرم سید کمال یوسف صاحب
(۱۵) مکرم حافظ محمد رمضان صاحب
(۱۶) مکرم مولوی نورالدین صاحب منیر

جناب غلام محمد آج یورپ روانہ ہو رہے ہیں

کراچی ۲۰ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر جنرل جناب غلام محمد علاج کے سلسلے میں آج یورپ روانہ ہو رہے ہیں آپ کی روانگی پرائیویٹ نوعیت کی ہوگی۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ آپ کی عدم موجودگی میں کسی قائمقام گورنر جنرل کا تقرر عمل میں نہیں آئے گا۔ آپ کا قیام کسی حال میں بھی آٹھ ہفتوں سے زیادہ نہیں ہوگا معلوم ہوا ہے کہ آپ زیورچ میں علاج کرائیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

"حضور ایدہ اللہ کی صحت نسبتاً بہتر ہے"

ربوہ ۲۰ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری نے زیورچ سے جو تار ارسال کی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۱۹ مئی بوقت ساڑھے دس بجے شب "آج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ہومیوپیتھک ڈاکٹر سے مشورہ کیا۔ نیز حضور باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ صحت نسبتاً بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت کامل عطا فرمائے"۔ مشتاق احمد باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے خاص دعاؤں کی تحریک

کل صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ایک جانور ذبح کیا گیا اور غرباء میں نقدی تقسیم کی گئی

ربوہ ۲۰ مئی ناظر اعلیٰ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر اطلاع فرماتے ہیں کہ کل امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے نام زیورچ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تار موصول ہونے پر جس میں جماعت کو دردِ دل سے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے صدقے کے طور پر ایک جانور ذبح کیا گیا۔ اور غرباء میں نقدی بھی تقسیم کی گئی۔ علاج کا اصل وقت اب شروع ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے ان دنوں زیادہ توجہ اور دلی درد و سوز کے ساتھ دعا کریں اور صدقہ بھی دیں۔ کیونکہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے صدقات بھی ضروری ہوتے ہیں۔

معاہدۂ وارسا کی توثیق

لندن ۲۰ مئی۔ وارسا ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ پولینڈ کی پارلیمنٹ نے باہمی تحفظ کے اس معاہدے کی توثیق کر دی ہے۔ جس پر روس اور مشرقی یورپ کے سات ملکوں نے ۱۴ مئی کو وارسا میں دستخط کئے تھے۔ اس سے قبل اطلاع آ چکی ہے کہ چیکوسلواکیہ کی حکومت نے بھی اس معاہدے کی توثیق کر دی ہے۔ یہ معاہدہ بیس سال تک نافذ رہے گا۔

پاکستان ۲۰ لاکھ روپے ادا کرے گا

کراچی ۲۰ مئی۔ ایک اطلاع کے مطابق پاکستان بنڈونگ کانفرنس کے اخراجات کے سلسلے میں اپنے حصے کے طور پر بیس لاکھ روپے ادا کرے گا۔ اخراجات کی کل رقم وہ پانچوں ملک مل کر ادا کریں گے۔ جنہوں نے اس کانفرنس کا اہتمام کیا تھا۔ یہ ممالک انڈونیشیا، سیلون، برما، ہندوستان اور پاکستان ہیں۔

مسٹر غلام محمد نے محافظ ملت کا خطاب قبول کر لیا

کراچی ۱۹ مئی معلوم ہوا ہے کہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد نے اپنے نام کے ساتھ "محافظ ملت" کے لقب کا استعمال منظور کر لیا ہے۔ کل مختلف عوامی انجمنوں کے نمائندوں نے گورنر جنرل سے ایک ملاقات کے دوران "محافظ ملت" کا خطاب قبول کرنے کی درخواست کی۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ مئی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت تاحال ناساز ہے احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۲۰ مئی۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر بیت المال قادیان ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۵۵ء

فنِ مغالطہ انگیزی

(۳)

پرسوں ہم نے "ایام الصلح" کا مکمل حوالہ الفضل میں نقل کردیا تھا۔ تاکہ اس حوالہ کی کتربیونت کرکے "المنیر" جو مغالطہ ڈالنا چاہتا ہے وہ نہ رہے۔ اس حوالے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعتراض قیمت وغیرہ کا جھگڑا اٹھے ہوجانے کے بعد بھی مخالفین دہراتے چلے آئے ہیں۔ اور "المنیر" نے کوئی نئی بات پیش نہیں کی۔ اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شروع کے الفاظ کہ

"اس توقف کو بطور اعتراض پیش کرنا لغو ہے۔ قرآن شریف بھی باوجود کلام الہٰی ہونے کے تیئس برس میں نازل ہوا۔ پھر اگر خدا تعالےٰ کی حکمت نے بعض مصالح کی غرض سے براہین کی تکمیل میں توقف ڈال دی تو اس میں کونسا حرج ہے۔"

صاف صاف ظاہر کرتے ہیں کہ اس وقت بھی جب یہ الفاظ لکھے گئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذہن میں توقف کے اعتراض کے معنے جو پہلے آئے تھے۔ وہ "نفس مضمون" سے ہی تعلق رکھتے تھے۔ اور چونکہ بعض لوگوں نے جنہوں نے کتاب خریدی تھی مخالفین کے اکسانے یا از خود اپنی قیمت کی واپسی کا مطالبہ کیا تھا۔ اس لئے اس جگہ بھی بعد میں اس جھگڑا کا ذکر کردیا گیا۔ کہ اگر معترض کا اشارہ قیمت کتاب کی طرف ہو تو اس کی بھی وضاحت ہوجائے۔

خدا ترسی کا تقاضا تو یہ تھا کہ ایسا حوالہ پڑھ کر "المنیر" کے مضمون نگار پر صحت مندانہ اثر پڑتا اور آپ اس طریق کار سے توبہ کرلیتے جو تاریخ دین میں کسی ستائش کا مستحق قرار نہیں پایا گیا۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک ایسے کوئی آثار نہیں معلوم ہوتے اس لئے ہم ذرا زیادہ وضاحت سے اس امر کو یہاں بیان کرتے ہیں

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور ائمہ ربانی و مجددین کے ساتھ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے دعوت و ارشاد کے لئے مامور ہوتے ہیں۔ ایسا سلوک ضرور ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی کئی آیات اس پر شاہد ہیں۔ جن میں سے ایک سورہ انعام کی زخرف القول والی آیہ کریمہ ہے۔

(۶/۱۱۲) امید ہے کہ "المنیر" کے مضمون نگار اسے کھولکر پڑھ لیں گے۔

بات یہ ہوتی ہے۔ کہ جب تک ایک مامور اپنے مامور ہونے کا دعوےٰ نہیں کرتا۔ اس کی اعلےٰ زندگی کے تمام بڑے بڑے لیڈر بھی معترف ہوتے ہیں۔ لیکن جب وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اور قوم کو راہ راست پر آنے کی تلقین کرتا ہے۔ تو ان لیڈروں میں سے اکثر اپنی لیڈریوں کو خطرہ میں محسوس کرکے برہم ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قوم کو پہاڑی پر کھڑے ہوکر بلایا۔ تو قوم دوڑتی ہوئی آگئی لیکن جب حضور نے انہیں راہ مستقیم کی طرف دعوت دی۔ تو اکثر ناراض ہوگئے۔ اور اس کے بعد پہلے تو ہنسی ٹھٹھے شروع کئے۔ اور بعد میں جب اسلام کی روشنی پھیلنے لگی۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت کو ایذائیں دینے پر اتر آئے۔ اور انہیں تباہ کرنے کے درپے ہوگئے۔ اور پہلے جہاں صدوق اور امین کہلاتے تھے۔ دعوےٰ ماموریت کے بعد کونسی غلط اور بری سے بری بات ہے۔ جو آپ کی ذات کے متعلق نعوذباللہ نہیں کہی گئی۔ اور اب تک کہی نہیں جاتی؟

پھر آپ دیکھیں گے کہ ایسے بندگانِ حق پر جو اعتراضات ہوتے ہیں۔ وہ ان کے اصولوں پر کم مگر زیادہ تر ان کی ذات پر حملے ہوتے ہیں۔ اور ان کی بنیاد یہ ہوتی ہے کہ مخالف لیڈر یہ برداشت نہیں کرسکتے۔ کہ ذاتی اثر و رسوخ میں کوئی ان سے بڑھ جائے۔ اس لئے وہ ماموریت کے دعاوی کرنے والوں کی ذات میں نقائص نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی سلوک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آج تک ہوتا چلا جارہا ہے۔ آج بھی آریہ اور پادری لوگ اسلام کے اصولوں پر نہیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کردار پر زیادہ اعتراضات کرتے ہیں۔ اور اس طرح عوام کو ان سے بدظن کرتے ہیں۔ کبھی آپ کے تعدد ازدواج کو لیتے ہیں۔ کبھی نعوذباللہ آپ پر حرص و ہوا اور اقتدار پرستی کا الزام لگاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کی ذات پر انہی لوگوں نے ذاتی الزامات عائد کئے۔ جو پہلے انہیں اخلاق عالیہ کا مجسمہ سمجھتے تھے۔ بعض دفعہ تو خود معتقدین بھی کسی فعل سے ابتلاء میں پڑ جاتے ہیں۔ جیسا کہ فتح طائف پر ہوا۔ کہ انصار میں سے ایک نوجوان نے خویش پروری کا الزام لگا دیا۔

جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا ہے۔ یہ سلوک صرف انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص نہیں۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام کے خلفاء اور ائمہ دین اور مجددین خاصکر جو ماموریت کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ ایسا سلوک ضرور ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کے دعاوی پر ان کے ساتھ دوسرے لوگوں نے اور دین کے بظاہر اجارہ داروں نے ایسا ہی سلوک کیا۔ ان کی ذات پر حملے کئے۔ اور انہیں ہر طرح سے لوگوں کی نظروں سے گرانے کی کوششیں کی گئیں۔

یہی معاملہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ درپیش ہوا۔ جب تک حضور اقدس نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا تھا۔ لوگ آپ پر بہت خوش تھے۔ چنانچہ جب براہین احمدیہ شائع ہوئی تو بڑے بڑے اہل علم حضرات نے تعریف و تحسین کے پھول برسائے۔ یہاں تک کہ آپ کے بعد میں سب سے بڑے معاند مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے براہین احمدیہ کے متعلق کہا کہ ایسی اعلےٰ کتاب اسلام میں پہلے کبھی لکھی ہی نہیں گئی۔ اور بعض معترضین کے جواب باصواب بھی اس نے مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے دیئے۔ مگر جب آپ نے دعوےٰ فرمایا۔ تو بہت سے دوسرے اہل علم حضرات کی طرح مولوی محمد حسین بٹالوی بھی آپ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور نعوذباللہ یہاں تک کہہ گئے "میں نے ہی اس شخص کو بنایا ہے اب میں ہی اس کو گراؤنگا"۔ مگر ہوا کیا آج مولوی محمد حسین بٹالوی کا کوئی نام لیوا نہیں بلکہ اسلامی جماعت والوں سے اکثر سنا ہے کہ اس نے مرزا صاحب علیہ السلام کا مقابلہ غلط طریق پر کیا۔ اسے کوئی عقل نہیں تھی۔ وغیرہ وغیرہ

اسی طرح دس بیس نہیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لوگوں نے بزعم خود نئے نئے انداز سے مخالفت کرنے کی کوشش کی ہے مگر ہر پھر کر وہی آپ کی ذات پر جھوٹے اور مغالطہ ڈالنے والے حملوں پر ہی محمول رہے ہیں۔

ہم کسی کو نہ تو منع کرسکتے ہیں اور نہ ایسا کرتے ہیں۔ ہر انسان اپنا مفوضہ کام سرانجام دینے پر مجبور ہے۔

۔ ۔ ۔ حبیبِ پروردگار ہم ہیں

ہر ایک دورِ خزاں میں ہمدم پیامِ صبحِ بہار ہم ہیں
جہانِ کہنہ کی ظلمتوں میں مثالِ برق و شرار ہم ہیں

بھٹک رہے ہیں جو مدتوں سے جہاں میں نورِ خدا کی خاطر
اِدھر کو آئیں کہ ان کی خاطر ستم کشِ انتظار ہم ہیں

ہر ایک قلبِ حزیں کو بخشیں گے ہم سکونِ دوام آخر
کہ خوشہ چینانِ قادیاں ہیں حبیبِ پروردگار ہم ہیں

ہمارے احساسِ آگہی سے جو کھیلتے ہیں وہ یاد رکھیں
ہماری آہوں میں بجلیاں ہیں نفس نفس شعلہ بار ہم ہیں

مثالِ انجم قرار پائیں گے آسمانِ جہاں پر ہم
کہ دینِ حق کے پیامبر ہیں دلِ صداقت شعار ہم ہیں

دعا ہے عمرِ خضر عطا ہو ہمارے محمودؑ کو خدایا
جہانِ اُلفت میں آج پرویز چشم انجم فشار ہم ہیں

پرویز پروازی
ربوہ

درخواستِ دعا - محترم سردار رحمت اللہ صاحب کا چھوٹا لڑکا عارضہ نمونیہ سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ کرامت اللہ سردار رحمت ربوہ

سردار وریام سنگھ والے واقعہ کے متعلق ایک مزید شہادت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

سردار وریام سنگھ صاحب ایم ۔ ایل ۔ اے بٹالہ کے متعلق میرا نوٹ الفضل مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۵۵ء میں شائع ہو چکا ہے ۔ جس میں میں نے اس بات کا ذکر کیا تھا ۔ کہ سردار صاحب کس طرح ملکی تقسیم سے قبل میرے پاس قادیان میں آئے ۔ اور کس طرح ہمیں قادیان میں ایک احمدی ریاست کے قیام کا لالچ دے کر دوسرے مسلمانوں سے توڑنے کی کوشش کی ۔ مگر انہیں اس پیشکش کا سختی سے جواب دیا گیا ۔ اس کے بعد اسی تعلق میں مولوی عبد العزیز صاحب آف بھامڑی کی ایک شہادت بھی الفضل مورخہ ۳۰ اپریل میں شائع ہو چکی ہے ۔ اب اس کے متعلق محترمی سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی شہادت بھی موصول ہوئی ہے جو درج ذیل کی جاتی ہے ۔ اس کے علاوہ محترمی چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم ۔ اے نے بھی مجھ سے ذکر کیا ہے ۔ کہ ان سے بھی سردار وریام سنگھ صاحب نے یہ تجویز بیان کی تھی اور ان سے بات کرنے کے بعد مجھے ملنے کے لئے آئے تھے ۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد آف قادیان حال ربوہ ۱۵ رمئی ۱۹۵۵ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی صاحبزادہ صاحب محترم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

تاریخ احمدیت کے عنوان کے ماتحت الفضل کی اشاعت مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۵۵ء میں آپ کا ایک بیان میں نے پڑھا ۔ اور اسی طرح مولوی عبد العزیز صاحب کا مکتوب بھی جو انہوں نے آپ کو لکھا ۔ اور الفضل مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۵۵ء میں شائع ہوا ہے پڑھا ہے ۔ سردار وریام سنگھ صاحب کی آخری ملاقات جو آپ سے ہوئی اس میں میں بھی موجود تھا ، آپ نے مجھے بلایا اور سردار وریام سنگھ صاحب سے تعارف کروایا ۔ اس سے قبل دو دفعہ مجھے ان سے ملنے کا اتفاق ہو چکا تھا ۔ دوران گفتگو میں جب انہوں نے آپ کو چبھتے ہوئے الفاظ میں دھمکی دی کہ اگر ان کی پیشکردہ تجویز کے مطابق سمجھوتہ نہ ہوا ۔ اور حالات دگرگوں ہو گئے تو سکھوں سے جماعت احمدیہ کو کوئی گلہ نہ ہوگا ۔ ان کی تجویز یہی تھی کہ سکھ قادیان بمعہ مضافات کے ریاست کی صورت میں ہمیں دینے کے لئے تیار ہیں ۔ بشرطیکہ دیگر مسلمانوں سے ہمارا کوئی سروکار نہ رہے ۔ اور یہ کہ ان کی امداد سے ہاتھ کھینچ لیا جائے ۔ مجھے یاد ہے کہ ان کی اس دھمکی پر آپ نے ان سے یہ الفاظ کہے کہ سردار صاحب میں آپ کو جواب دے چکا ہوں ۔ اور میں آپ کی یہ بات بھی سمجھ گیا ہوں ۔ چونکہ آپ اس وقت مہمان ہیں ۔ اس لئے آداب مہمان نوازی اجازت نہیں دیتے ۔۔ کہ اس دھمکی کا اس وقت کوئی جواب دیا جائے ۔ جب وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا ۔ ان الفاظ کے بعد کمرے میں خاموشی طاری ہو گئی ۔ اور سردار صاحب مایوسی کے ساتھ چلے گئے ۔

اس سے قبل وہ دو دفعہ ایسے وقت آئے جبکہ قصر خلافت علیا متصل مسجد اقصیٰ قادیان میں صدر انجمن کا اجلاس ہو رہا تھا ۔ اور انہوں نے دونوں موقعوں پر ممبران انجمن سے سکھوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی تحریک کی ۔ پہلی ملاقات میں انہوں نے مجملاً کہا کہ سکھوں کے ساتھ سمجھوتہ کیا جائے ۔ اور بتایا کہ وہ لیڈروں کی طرف سے بھیجے گئے ہیں ۔ دوسری ملاقات میں وہ یہی تجویز لائے ۔ جس کا ذکر آپ نے مفصل فرمایا ہے ۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ صدر انجمن میں جو دو ملاقاتیں ان کی ہم سے ہوئیں ۔ ان ملاقاتوں کے بعد آپ سے ملے یا کہ پہلے تین دفعہ قادیان میں اسی غرض سے آئے ۔ کہ سکھوں کے ساتھ سمجھوتہ کیا جائے ۔ لیکن تینوں دفعہ ہی ان کو مایوس کیا گیا ۔ کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر سکھوں سے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا ۔ اس واقعہ کا ذکر میں اپنی بعض تقریروں میں بھی متعدد بار کر چکا ہوں ۔

چونکہ تاریخ احمدیت میں یہ واقعہ بڑی اہمیت رکھتا ہے ۔ اس لئے مجھے تحریک ہوئی کہ میں مذکورہ بالا واقعہ کے متعلق اپنے معلومات سے بھی آپ کو اطلاع دوں ۔ میں ان دنوں جبکہ سردار صاحب آئے تھے ۔ ناظر امور عامہ و خارجیہ تھا ۔ والسلام

خاکسار سید زین العابدین ولی اللہ شاہ ربوہ ۱۲/۵/۵۵

مسئلہ تعدد ازدواج

نظارت تعلیم و تربیت ربوہ

قرآن کریم دوسری کتب سماویہ کی طرح مختص القوم اور مختص الزمان نہیں ۔ بلکہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (مائدہ) کے مطابق کامل مکمل کتاب ہے اور مسلمانوں کے متفقہ عقیدہ کے مطابق اس میں نہایت عمدہ ۔ پاک اور محکم اصول درج ہیں جو قیامت تک قابل عمل ہیں ۔ اس پاک کتاب میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے ۔ کہ ایک مسلمان حسب ضرورت ایک سے زیادہ شادیاں کر سکتا ہے چنانچہ الٰہی ارشاد ہے فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلٰث و رباع (النساء) کہ اے مسلمانو! اپنی پسندیدہ عورتوں سے نکاح کر لو ۔ دو دو تین تین چار چار یعنے جیسی ضرورت ہے ۔ اس کے مطابق کر سکتے ہو ۔ اور یہ ایسا ارشاد نہیں ہے ۔ کہ قرون اول میں اس پر عمل نہیں ہوا بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اکابر صحابہ اور خلفاء راشدین نے اس پر عمل کیا ۔ اور امت مسلمہ میں یہ مسئلہ مسلّم ہے ۔ اس بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اس زمانہ میں حکم و عدل کی صورت میں تشریف لائے ہیں کا ایک نہایت عمدہ ارشاد احباب کی ضیافت طبع کے لئے پیش کیا جاتا ہے ۔ حضور فرماتے ہیں ۔

"ہمارے اس زمانہ میں بعض خاص بدعات میں عورتیں بھی مبتلا ہیں ۔ وہ نکاح کے مسئلہ کو نہایت بری نگاہ سے دیکھتی ہیں ۔ گویا اس پر ایمان نہیں رکھتیں ۔ ان کو معلوم نہیں کہ خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے ۔ پس اگر اسلام میں تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا ۔ تو ایسی صورتیں کہ جو مردوں کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آ جاتی ہیں ۔ اس شریعت میں ان کا کوئی علاج نہ ہوتا ۔ مثلاً اگر عورت دیوانہ ہو جائے یا مجذوم ہو جائے ۔ یا ہمیشہ کے لئے کسی ایسی بیماری میں گرفتار ہو جائے ۔ جو بیکار کر دیتی ہے ۔ یا اور کوئی ایسی صورت پیش آ جائے ۔ کہ عورت قابل رحم ہو ۔ مگر بیکار ہو جائے ۔ اور مرد بھی قابل رحم کہ وہ تجرد پر صبر نہ کر سکے ۔ تو ایسی صورت میں مرد کے قویٰ پر یہ ظلم ہے کہ اس کو نکاح ثانی کی اجازت نہ دی جائے ۔ درحقیقت خدا کی شریعت نے انہی امور پر نظر کر کے مردوں کے لئے یہ راہ کھلی رکھی ہے ۔ اور مجبوریوں کے وقت عورتوں کے لئے بھی راہ کھلی ہے کہ اگر مرد بیکار ہو جائے تو حاکم کے ذریعہ خلع کرا لیں ۔ جو طلاق کے قائمقام ہے ۔ خدا کی شریعت دوا فروش کی دوکان کی مانند ہے ۔ پس اگر دوکان ایسی نہیں ہے جس میں سے ہر ایک بیماری کی دوا مل سکتی ہے ۔ تو وہ دوکان چل نہیں سکتی ۔ پس غور کرو ۔ کہ کیا یہ سچ نہیں ۔ کہ بعض مشکلات ایسی پیش آ جاتی ہیں ۔ جن میں وہ نکاح ثانی کے لئے مضطر ہوتے ہیں ۔ وہ شریعت کس کام کی جس میں کل مشکلات کا علاج نہ ہو دیکھو انجیل میں طلاق کے مسئلہ کی بابت صرف زنا کی شرط تھی ۔ اور دوسرے صدہا طرح کے اسباب جو مرد اور عورت میں جانی دشمنی پیدا کر دیتے ہیں ۔ ان کا کچھ ذکر نہ تھا ۔ اس لئے عیسائی قوم اس خامی کو برداشت نہ کر سکی ۔ اور آخر امریکہ میں ایک طلاق کا قانون پاس کرنا پڑا ۔ سوچو کہ اس قانون سے انجیل کدھر گئی ۔ اور اے عورتو فکر نہ کرو جو تمہیں کتاب ملی ہے ۔ وہ انجیل کی طرح انسانی تصرف کی محتاج نہیں ۔ اور اس کتاب میں جیسے مردوں کے حقوق محفوظ ہیں ۔ عورتوں کے حقوق بھی محفوظ ہیں "

معائنہ سکول سیالکوٹ و گھٹیالیاں

مکرم جناب مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم و تربیت ۔ چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ اور انسپکٹر تعلیم و تربیت مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل گھٹیالیاں اور سیالکوٹ کے دورہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کے نظم و نسق میں بعض اصلاحی کارروائیاں مطلوب تھیں جو مجلس انتظامیہ کی موجودگی میں کی گئیں ۔ اور سیالکوٹ احمدیہ گرلز سکول کے بارہ میں ہیڈ مسٹرس اور استانیوں کو ضروری ہدایات دی گئیں چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر نے گھٹیالیاں سکول نیز احمدیہ گرلز ہائی سکول کے حسابات کی پڑتال کی اور رجسٹرات دیکھے ۔ اور ضروری ہدایات نوٹ کیں

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا دمشق میں ورود

اور

الٰہی نوشتوں کے ظہور کا ایک ایمان افروز نظارہ

(از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب فاضل)

تاریخ احمدیت میں یوں تو کئی ایام بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ مگر ۳۰ اپریل ۱۹۵۵ء کا دن بھی اس لحاظ سے اپنے اندر غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ کہ اس روز سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حالیہ سفر یورپ کے دوران میں الٰہی حکمت کے ماتحت دمشق میں نزول فرمایا۔ اور حضور کے اس ورود سے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی بعض پیشگوئیوں کا ایک نئے رنگ میں ظہور ہؤا۔ وہ لوگ جو الٰہی نوشتوں کا مطالعہ نہیں رکھتے۔ ممکن ہے اس امر کو سرسری نگاہ سے دیکھیں۔ اور آنکھیں بند کر کے اس پر سے گزر جائیں۔ مگر جن لوگوں نے اس مقدس وجود میں خدا تعالیٰ کی سینکڑوں پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھا ہے۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ کو آسمان سے اترتے اور اس کی تائید کے لئے اسکی طرف دوڑتے ہوئے آتا دیکھا ہے۔ وہ اس ورود کو کبھی اتفاقی امر قرار نہیں دے سکتے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے خدا تعالےٰ سے خبر پا کر آنے والے مسیح کی ایک علامت یہ بیان فرمائی تھی۔ کہ وہ دمشق میں منارۂ بیضا کے مشرقی جانب نازل ہوگا۔ اور دو فرشتوں کے کندھوں پر اس نے ہاتھ رکھا ہؤا ہوگا۔ وہ لوگ جو ہر پیشگوئی کو صرف اسی صورت میں تسلیم کرنا چاہتے ہیں۔ جب وہ ظاہری رنگ میں پوری ہو۔ انہوں نے جب سنا۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے مسیحیت کا دعویٰ کیا ہے۔ تو انہوں نے آپ کے اس دعویٰ پر ہنسی اڑائی۔ اور کہا کہ آپ کب دمشق میں اترے ہیں۔ اور کس منارۂ بیضا کے پاس آپ کا نزول ہؤا ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتب میں ایسے معترضین کو بتایا۔ کہ انہیں الٰہی اسرار اور غوامض کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور صرف ظاہر پر ہر چیز کو منطبق کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ روحانی نقطۂ نگاہ سے منارۃ البیضا کے الفاظ بھی ایک زبردست مفہوم کے حامل ہیں۔ نزول کا لفظ بھی اپنے اندر ایک گہری حکمت رکھتا ہے۔ دمشق اور پھر مشرقی جانب کے الفاظ بھی پُر حکمت ہیں۔ اور فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھا ہؤا ہونا بھی ایک بڑی حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور یہ تمام روحانی اور معنوی برکات خدا تعالےٰ نے میرے وجود میں نمایاں کر دی ہیں۔ جو میری صداقت اور منجانب اللہ ہونے پر گواہ ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ

"اگر ظاہر پر بھی ان بعض مختلف حدیثوں کو جو ہنوز ہماری حالت موجودہ سے مطابقت نہیں رکھتیں محمول کیا جائے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ان پیشگوئیوں کو اس عاجز کے ایسے کامل متبع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے، جو منجانب اللہ مثیل مسیح کا مرتبہ رکھتا ہو۔ اور ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے۔ کہ متبعین کے ذریعہ سے بعض خدمات کا پورا ہونا درحقیقت ایسا ہی ہے۔ کہ گویا میں نے اپنے ہاتھ سے وہ خدمات پوری کیں۔ بالخصوص جب بعض متبعین فنا فی الشیخ کی حالت اختیار کر کے ہمارا ہی روپ لے لیں اور خدا تعالےٰ کا فضل الٰہی وہ مرتبہ ظلی طور پر بخش دیوے جو ہمیں بخشا ہے۔ تو اس صورت میں بلا شبہ ان کا ساختہ پرداختہ ہمارا ساختہ پرداختہ ہے۔ کیونکہ جو ہماری راہ پر چلتا ہے۔ وہ ہم سے جدا نہیں۔ اور جو ہمارے مقاصد کو ہم ہی ہو کر پورا کرتا ہے۔ وہ درحقیقت ہمارے ہی وجود میں داخل ہے۔ ...... پس جبکہ یہ محاورہ شائع اور متعارف ہے۔ تو اس بات میں کونسا تکلف ہے۔ کہ اگر فرض کے طور پر بھی تسلیم کر لیں۔ کہ بعض پیشگوئیوں کا اپنی ظاہری صورت پر بھی پورا ہونا ضروری ہے۔ تو ساتھ اس کے یہ بھی تسلیم کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ پیشگوئیاں ضرور پوری ہونگی۔ اور ایسے لوگوں کے ہاتھ سے ان کی تکمیل کرائی جائیگی۔ جو پورے طور پر پیروی کی راہوں میں فانی ہونے کی وجہ سے اور نیز آسمانی روح لینے کے باعث سے اس عاجز کے وجود کے ہی حکم میں ہوں گے۔"

پھر اسی سلسلہ میں حضور نے تحریر فرمایا کہ

"اس مسیح کو بھی یاد رکھو۔ جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے۔ جس کا نام ابن مریم رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔" (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۵۵ تا صفحہ ۱۵۸ ایڈیشن اول)

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک دوسری تصنیف "حمامۃ البشریٰ" میں اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے کہ مسیح دمشق میں منارۂ بیضاء کے پاس نازل ہوگا۔ تحریر فرمایا۔ کہ اس حدیث میں اس طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ مسیح موعود یا اس کا کوئی خلیفہ دمشق کی طرف سفر کرے گا۔ اور منارۂ بیضا کے پاس اس کا نزول ہوگا۔ کیونکہ نزیل عربی زبان میں مسافر کو بھی کہتے ہیں۔ (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۳۷)

اللہ تعالےٰ کی شان دیکھو کہ ۱۹۲۴ء میں جب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز دمشق تشریف لے گئے۔ تو باوجود رہائش کی سخت مشکلات کے خدا تعالےٰ نے اس پیشگوئی کے لفظاً لفظاً پورا ہونے کے سامان پیدا فرما دیئے۔ واقعہ یوں ہؤا کہ اگست ۱۹۲۴ء میں جب حضور دمشق پہنچے۔ تو باوجود کوشش اور تلاش کے کوئی ایسی جگہ نہ ملی۔ جہاں تمام قافلہ اکٹھا ٹھہر سکتا۔ آخر قافلہ کو دو حصوں میں منقسم کرنا پڑا۔ نو دوست دار السرور نامی ہوٹل میں ٹھہرے اور تین دوست سنترال ہوٹل میں۔ اسی سنترال ہوٹل کے ایک علیحدہ کمرہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی فروکش ہوئے

۶ اگست ۱۹۲۴ء کی صبح کو جب حضور نے نماز فجر پڑھائی، اور سلام پھیرا تو معاً حضور کی نظر ایک قریب کی مسجد کے مینار کی طرف اٹھ گئی۔ جو بالکل سفید تھا اور جس کے عین مشرقی جانب سنترال ہوٹل میں حضور مقیم تھے۔ اس وقت القائے غیبی نے حضور کو اس امر کی طرف متوجہ فرمایا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی وہ پیشگوئی آج ظاہری رنگ میں بھی پوری ہوگئی۔ جس میں حضور نے فرمایا تھا۔ کہ مسیح دمشق میں منارۂ بیضاء کے مشرقی جانب نازل ہوگا یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ سارے دمشق میں سوائے اس مینار کے اور کوئی مینار سفید رنگ کا نہیں تھا۔ وہاں کے رہنے والوں میں سے بعض لوگ یہ خیال کرتے تھے۔ کہ مسیح جامع امویہ کے مینار پر نازل ہوگا۔ مگر اول تو اس میں ایک کی بجائے دو مینار تھے۔ اور یہ تعیین مشکل تھی۔ کہ کس مینار پر نازل ہوگا۔ اور پھر وہ دونوں سفید نہیں تھے۔ بلکہ نیلے سے رنگ کے تھے۔ سفید مینار سارے دمشق میں صرف وہی تھا۔ جس کے مشرقی پہلو میں الٰہی تصرف کے ماتحت ہمارے آقا و امام کا قیام ہؤا۔ پھر ایک اور خیال حضور کے دل میں آیا۔ اور حضور نے اپنے مقتدیوں پر نظر ڈالی تو دیکھا۔ کہ پیچھے صرف دو نمازی ہیں۔ یعنی (۱) خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب مرحوم و مغفور اور (۲) مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب۔ گویا اس وقت یہ دوسری پیشگوئی بھی پوری ہو گئی۔ کہ مسیح کا نزول دو فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ غرض ایک عجیب رنگ میں خدائے علیم و خبیر کی خبر پوری ہوئی۔ اور مومن اس کے حضور سجدات شکر بجا لائے۔ کہ اس نے اپنے فضل سے انہیں اس عظیم الشان انسان پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا گیا ہے۔

مگر اب اسی حدیث پر ایک اور نقطۂ نگاہ سے بھی نظر دوڑائیے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے جب کوئی پیشگوئی پوری ہو۔ تو ایمان رکھنے والوں کے لئے یہ بڑا پُر کیف نظارہ ہوتا ہے۔ مگر جب کوئی پیشگوئی مختلف زمانوں میں مختلف طریق پر پوری ہو۔ تو یہ نہ صرف اس پیشگوئی کی عظمت کا ایک زبردست ثبوت ہوتا ہے۔ بلکہ مومنوں کے ایمان اس سے اور زیادہ ترقی کرتے ہیں۔ اور وہ خدا تعالےٰ کی تسبیح و تحمید کے ترانے گانے لگتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ جس طرح مادی عالم میں جو خدا تعالےٰ کی ایک مفصل کتاب ہے، اس کی پیدا کردہ اشیاء کے نئے نئے خواص ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ اور کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ کی پیدا کردہ کسی ایک چیز کے بھی تمام خواص معلوم کر لئے ہیں۔ اسی طرح اس کا کلام بھی ذو المعارف ہوتا ہے۔ اور پیشگوئیوں اور الہامات کے ایک ایک لفظ کے نیچے معانی اور حقائق کا ایک خزانہ مخفی ہوتا ہے۔ مگر اس خزانہ کا مالک بقدرِ معلوم اس کے خزائن دنیا کے سامنے لاتا ہے۔ تا کہ ہر زمانہ کے لوگ اس کے نشانات کو دیکھ کر خدا تعالیٰ پر تازہ ایمان لائیں۔ اور معجزات صرف قصوں اور کہانیوں کا رنگ اختیار نہ کر لیں۔ اب آیئے اور اس پیشگوئی پر ایک بار پھر نظر دوڑائیے۔

آخر فروری ۱۹۵۵ء میں حضور بیمار ہوئے۔ یہ بیماری انتہائی تشویشناک اور اضطراب انگیز تھی۔ چارپائی سے اٹھنا تک حضور کے لئے محال ہوگیا، مگر اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کا احسان حضور کے شامل حال رہا۔ اور حضور کا قدم جلد جلد صحت کی طرف بڑھنے لگا۔ یہاں تک کہ ۷ر مارچ کو جماعت کے مضطرب اور پریشان دل مخلصین کو اللہ تعالےٰ نے اس مژدۂ جانفزا سے نوازا کہ آج حضور کو بستر سے سہارے کے ساتھ اٹھا کر آرام کرسی پر بٹھایا گیا۔ اور اس کے بعد تین چار قدم سہارے سے چلایا بھی گیا۔ پھر ۱۴ر مارچ کو حضور چھڑی کے سہارے چلے۔ اور برآمدے میں کافی دیر تک کرسی پر تشریف فرما رہے۔ اس کے بعد سیر کے لئے باغِ جناح میں بھی تشریف لے گئے۔ اسی طرح روز بروز آپ کی صحت میں ترقی ہوتی چلی گئی۔ مگر ابھی تک یہ کیفیت قائم رہی کہ حضور بغیر سہارے کے نہیں چل سکتے تھے۔

۲۳ مارچ کو جب حضور ربوہ سے سفر یورپ کے ارادہ سے روانہ ہوئے۔ تو اس وقت بھی حضور سید داؤد احمد صاحب کے کندھے کا سہارا لے کر موٹر میں سوار ہوئے۔ اس کے بعد حضور کا کراچی میں مہینہ بھر قیام رہا اور مختلف پروگراموں کے بدلتے بدلتے یہ صورت اختیار کی گئی کہ ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت حضور کو ہوائی جہاز کا سفر اختیار کرنا پڑا اور فیصلہ ہوا کہ حضور ابتداءً دمشق تشریف لے جائیں اور پھر وہاں سے علاج کی غرض سے سوئٹزرلینڈ روانہ ہوں۔ یہ جو کچھ ہوا الٰہی منشاء اور اسکی حکمت کے ماتحت ہوا۔ خدا تعالیٰ چاہتا تھا کہ وہ ایک بار پھر اس پیشگوئی کو پورا فرمائے کہ مسیح ابن مریم کا دمشق میں نزول ہوگا۔ پہلی دفعہ یہ پیشگوئی اس رنگ میں پوری ہوئی کہ حضور دمشق میں ایک نزیل کی حیثیت میں اترے اور حضور کا قیام ایسے مقام پہ ہوا جو منارہ بیضاء کے عین مشرقی جانب تھا اور اب کی دفعہ یہ پیشگوئی اس رنگ میں پوری ہوئی کہ حضور نے ہوائی جہاز کے ذریعہ دمشق کی سرزمین پہ نزول فرمایا اور یہ نزول ایسی حالت میں ہوا۔ جب حضور بیمار تھے۔ علاج کی غرض سے یورپ تشریف لے جا رہے تھے اور دوستوں کے کندھوں پہ ہاتھ رکھکر ان کا سہارا لینے کے محتاج تھے۔ اور یہی اس حدیث میں خبر دی گئی تھی کہ مسیح اپنے نزول کے وقت زرد چادروں میں ملبوس ہوگا۔ اور دو فرشتوں کے کندھوں پر اس نے ہاتھ رکھا ہوا ہوگا۔

(حج الکرامہ صفحہ ۴۲۷)

کندھوں پہ ہاتھ رکھے ہوئے اترنا گو اور مفہوم بھی رکھتا ہو۔ مگر اس کا ایک ظاہری مفہوم جو بالکل واضح ہے وہ یہ تھا کہ حضور کا دمشق میں ورود ایک دفعہ ایسی حالت میں ہوگا۔ جب حضور بیمار اور سہارے کے محتاج ہوں گے۔ اور دوسروں کے کندھوں پہ حضور نے ہاتھ رکھا ہوا ہوگا۔ چنانچہ الفضل ۱۷ مئی ۱۹۵۵ء میں مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ قائمقام پرائیویٹ سیکرٹری کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں صراحتاً یہ ذکر آتا ہے کہ جہاز سے اتر کر حضور سہارا لئے ہوئے اپنے احباب کے اجتماع میں تشریف فرما ہوئے۔ جہاں باری باری تمام دوستوں کا حضور سے تعارف کرا دیا گیا۔ پھر عجیب بات یہ ہے کہ اس سفر میں بھی صرف دو خدام کو حضور کے ساتھ سفر کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ یعنی آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو اور مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو غرض ۲۰ اپریل کو بیماری کی حالت میں حضور کا سہارا لئے ہوئے حضور دمشق میں اترے اور دیدۂ بینا رکھنے والوں کے لئے سامان ہدایت و رشد پیدا فرما گئے۔ لوگ پوچھیں گے کہ پھر منارہ کا کیا مطلب ہے۔ اس کے لئے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند الفاظ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں۔

لفظ المنارة اشارة الی ان ارض دمشق تنیر وتشرق بدعوات المسیح الموعود بعد ما اظلمت بانواع البدعات

(حمامة البشریٰ صفحہ ۳۷)

یعنی منارہ کے لفظ میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ دمشق کی سرزمین مسیح موعود کی دعاؤں اور اس کی تعلیم اور تبلیغ کی برکت سے منور ہوگی اور بدعات کی ظلمتوں اور تاریکیوں سے نجات پا جائیں گی۔

۱۹۲۴ء میں جب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دمشق تشریف لے گئے تو اس وقت وہاں کوئی مشن قائم نہیں تھا چنانچہ حضور نے وہاں ہوٹل میں قیام فرمایا۔ مگر وہاں سے واپس آتے ہی حضور نے بلاد عربیہ میں تبلیغ احمدیت کے لئے اپنے مبلغین بھجوا دئے۔ اور وہاں احمدیہ مشن قائم کر دیا گیا۔ اس مشن کے قیام کی بھی عجیب داستان ہے۔ دمشق کے مشائخ میں سے ایک مشہور عالم شیخ عبد القادر المغربی حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے اور مختلف اعتراضات کے بعد انہوں نے بڑے زور سے کہا کہ آپ کی تعلیم یورپ اور امریکہ میں تو فروغ حاصل کر سکتی ہے۔ مگر عربی ممالک میں اسے کوئی قبولیت حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ ہم اہل زبان ہیں اور قرآن کو خوب جانتے ہیں۔ آپ یورپ اور امریکہ وغیرہ میں بے شک جائیں۔ اور تبلیغ کریں۔ مگر یہاں ان عقائد کا نام تک نہ لیں اس جگہ آپ کی باتوں کو کوئی شخص نہیں مان سکتا اس پہ حضور نے انہیں فرمایا کہ آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ کی آنکھوں کے سامنے اللہ تعالےٰ اس ملک میں ہماری جماعت کو پھیلائیگا۔ اور یہاں کے رہنے والے بھی اس نور سے مستفیض ہوں گے۔ جو خدا تعالےٰ نے دنیا کے ظلمت کدہ کو منور کرنے کے لئے قادیان میں نازل فرمایا ہے۔ چنانچہ سفر سے واپس آتے ہی حضور نے اپنے مبلغین وہاں بھجوائے اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے وہاں ایک نہایت ہی مخلص جماعت قائم ہے جو اس علاقہ میں ایک روشن مینار کا کام دے رہی ہے۔

پس ۱۹۲۴ء میں حضور کا دمشق میں نزول ایک مادی مینار کے پاس ہوا۔ جو سفید رنگ کا تھا اور ۱۹۵۵ء میں حضور کا دمشق میں نزول ایک روحانی مینار کے پاس ہوا یعنی ایسی مخلص اور فدائی جماعت کے پاس جو

اما الذین ابیضت وجوھھم ففی رحمة اللہ ھم فیھا خالدون

کی مصداق ہے۔ ۱۹۲۴ء میں حضور دمشق میں گئے۔ تو رہائش کے لئے ہوٹل میں مقیم ہوئے اور ۱۹۵۵ء میں حضور وہاں تشریف لے گئے۔ تو ہوائی مستقر پہ دمشق کی مخلص جماعت اپنی آنکھیں فرش راہ کرنے کے لئے آپہنچی اور وہ

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

کہتے ہوئے حضور کو ہزاروں شادمانیوں کے ساتھ اپنے گھر لے گئی اور انہیں کے پاس حضور نے قیام فرمایا۔ غرض بلاد عربیہ میں حضور کا یہ ورود مسعود اپنے اندر بڑی بھاری برکات اور الٰہی بشارات رکھتا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ ان وعدوں کے مطابق جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رؤیا و کشوف میں بھی ذکر آتا ہے۔ عرب کی سرزمین کو جو ایک مقدس سرزمین ہے۔ جو ہزاروں سال تک مختلف انبیاء و صلحاء کا گہوارہ رہی۔ یہاں تک کہ سرور الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اسی ارض پاک میں پیدا ہوئے اور یہیں وہ آفتاب ہدایت نمودار ہوا جس نے تمام عالم کو بقعۂ نور بنا دیا۔ اپنے غیر معمولی فضلوں سے نوازیگا اور اس خطۂ ارضی میں بسنے والوں کو اسبات کی توفیق عطا فرمائے گا۔ کہ وہ احمدیت کے نور کو پہچانیں۔ اور اس چشمۂ صافی سے ابدی زندگی کا پانی پئیں۔ جسے خدا نے پیاسی دنیا کی سیرابی کے لئے اپنے فضل سے قادیان میں جاری فرمایا ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں کی طرف سے
نماز تراویح میں ختم قرآن

کل مورخہ ۲۵ ہا بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان کا ایک جلسہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ یہ مبارک تقریب رمضان المبارک کے ایام میں مکرم حافظ محمد عمر صاحب کی نماز تراویح میں قرآن مجید کے ختم کرنے کے متعلق تھی۔ محترم امیر مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر کی زیر صدارت بعد نماز عشاء جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ چونکہ جماعت احمدیہ قرآن کریم کی عظمت و شان کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے اسلئے وہ ایسا کوئی موقعہ رائیگاں نہیں جانے دیتی۔ جس میں قرآن کریم کی عظمت بیان کی جاتی ہو۔

مقررین میں سے ابتداً ملک عزیز محمد صاحب وکیل نے قرآنی آیت انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون پڑھتے ہوئے بیان فرمایا کہ یہ ایک ایسی زبردست پیشگوئی تھی کہ تیرہ صدیاں گذرنے پر بھی اس کی عظمت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ آج بھی قرآن کریم ویسے کا ویسا ہی موجود ہے جیسا کہ تیرہ سو سال پہلے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں تھا۔ مولوی عبد الواحد خان صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے فضائل قرآن کریم بمقابلہ دیگر کتب الہٰیہ پر دلائل پیش کر کے قرآن کریم کی باقی کتابوں سے افضلیت ثابت کی۔

شیخ حبیب الرحمٰن صاحب نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ ہمیں چاہیئے کہ جب قرآن کریم پڑھیں تو اس نیت سے پڑھیں کہ ہم نے اس پر عمل کرنا ہے اور اسکو اپنی زندگی کے ہر شعبہ پر وارد کرنا ہے۔ آخر میں صاحب صدر مکرم امیر صاحب نے اپنی آدھ گھنٹہ کی تقریر میں قرآن کریم کی عظمت اور خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہی وہ مقدس کتاب تھی۔ جس نے گناہوں کی گندگی میں ملت پست عرب قوم کی زندگی میں ایک ایسا عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا تھا کہ چند سالوں کے عرصہ میں وہی وحشی قوم دنیا کی اصلاح اور پاکیزگی کی معلم بن کر رہ گئی۔ ہمارے زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعودؑ دوبارہ اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اب جب کہ ہم نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے عہد کیا ہے۔ کہ ہم صحابہ کے سے کام کر کے دکھائیں گے۔ اپنی زندگی میں ایسا تغیر پیدا کریں کہ ہم بھی آنے والی نسل کے لئے معلم ثابت ہوں۔ اور اس مقدس کتاب کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا ہم ہی اس نعمت سے بہرہ ور نہ ہوں۔ بلکہ ان پیاسی روحوں کو بھی حصہ دار بنائیں۔ جو اس آب حیات کے لئے منہ کھولے۔ بڑی بے تابی سے انتظار کر رہی ہیں۔ آخر میں حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ و بخیریت واپسی کی لمبی دعا پر جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان

صاحب ثروت کیلئے لمحہ فکریہ

"روپیہ کا گھر میں پڑا رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس رہنا قومی ترقی کے لئے روک ہے"

اپنے مقدس امام کے ارشاد پر غور فرمائیے اور اپنا روپیہ محفوظ کرانے کے لئے "صیغہ امانت تحریک جدید" ربوہ کی خدمات حاصل فرمائیے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

"صحابہؓ سے ملا جب مجھکو پایا" (حضرت مسیح موعودؑ)

فرمایا "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"

(۱) "یعنی جو شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرتا۔ اور سچے دل سے میری جماعت میں شامل ہو جاتا ہے وہ ویسا ہی ہے جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تھے۔ گویا آپ سے تعلق پیدا کر کے انسان آج بھی صحابہؓ جیسا بن سکتا ہے۔"

(۲) "پھر آپ کے بعد خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثیل قرار دیا ہے۔ پس جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے والے صحابہؓ سے جا ملے"

(۳) "اسی طرح وہ لوگ جو آج یا آئندہ میرے نقش قدم پر چلیں گے جو میری اتباع میں اسلام اور احمدیت کے لئے ویسی ہی قربانیاں کریں گے جیسے صحابہؓ نے کیں"

(۴) "چونکہ میں مسیح موعودؑ کا مثیل ہوں اس لئے وہ مجھ پر ایمان لانے اور میرے نقش قدم پر چلنے کی وجہ سے مسیح موعودؑ کے صحابہؓ کے مثیل ہو جائیں گے اور وہ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے مثیل ہیں۔ اس لئے یہ بھی اس مماثلت کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے جا مل جائیں گے۔" (خطبہ ۱۱ فروری ۱۹۴۷ء)

یہ تو اللہ تعالیٰ کے ان گنت احسانوں میں سے ایک احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ میں پیدا کر کے اپنے مرسل کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بخشی۔ اب اس کی راہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں قربانیاں کر کے مثیل صحابہؓ ہو سکتے ہیں۔ مگر اس کے لئے پہلا قدم یہ ہے کہ اس کے دین کی اشاعت میں ہر قسم کی قربانی میں عملی حصہ لیں۔

اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کا اجراء فرمایا تا اس کے ذریعہ بیرونی ممالک میں اسلام کا جھنڈا بلند کیا جائے اور دنیا کے کونہ کونہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچ جائے۔ اس لئے مالی قربانی کا مطالبہ فرمایا۔ جسے اب اکیسواں سال جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے جن بندوں نے تحریک جدید کے جہاد کبیر میں متواتر انیس سال تک اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کیلئے قربانی کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا کہ ان کی تاریخی یادگار قائم رکھنے اور آنے والی نسل کے لئے مثال پیش کرنے کے لئے ایک کتاب میں سب کے نام شائع کئے جائیں۔ اگر آپ پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہے کہ آپ انیس سالہ جہاد میں حصہ لینے والے ہیں لیکن اس میں سے کچھ بقایا ہے۔ تو آپ پہلی فرصت میں اپنا بقایا ادا کر کے اس جہاد کبیر میں اپنا نام درج کرا لیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

شعبہ تعلیم کا سال رواں کا پروگرام

(۱) مجالس میں لائبریریوں کا قیام۔
(۲) مجالس انصار سلطان القلم کا قیام۔
(۳) مجالس حسن بیان کا قیام۔
(۴) ہر خواندہ خادم سال میں کسی ایک ناخواندہ خادم کو پڑھائے۔
(۵) ہفتہ تعلیم و تلقین منایا جائے۔
(۶) موسم گرما کی تعطیلات میں تربیتی کیمپ کا انعقاد۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دیہاتی جماعتوں کے زعماء صاحبان انصار کیلئے ضروری اعلان

دفتر کے ریکارڈ سے ظاہر ہے کہ بہت سی دیہاتی جماعتوں کی مجالس انصار اللہ کا چندہ انصار مرکز میں باقاعدہ نہیں پہنچ رہا۔ دیہاتی جماعتوں کے زعماء صاحبان انصار کی خدمت میں درخواست ہے کہ اب جبکہ فصل ربیع برداشت ہو رہی ہے۔ زمیندار طبقہ کے گھر میں غلہ آجائیگا جس پر ان کی گذران کا دارومدار ہے۔

زعماء صاحبان کو چاہئیے کہ اس موقعہ پر چندہ انصار بھی زمیندار ارکین انصار سے فصل پر وصول کریں جو نصف پائی فی روپیہ آمد کی شرح سے مقرر ہے۔ جو ارکین زمیندار نہیں جن کی آمد کا ذریعہ اور ہے۔ ان سے بھی اسی شرح سے چندہ وصول کیا جائے — اور جو گذشتہ سالوں کے بقایادار ہیں ان سے گذشتہ سالوں کا بقایا بھی وصول کرنے کی کوشش کی جاوے۔ الغرض ایسی کوشش ہو کہ کوئی انصار اس فصل پر چندہ کی ادائیگی سے نہ رہ جائے — فراہم شدہ چندہ انصار اور پہلے کا بھی اگر فراہم شدہ چندہ موجود ہو۔ تو ماسوائے اس کا دو تہائی حصہ بہت جلد بنام افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھیج کر بمد انصار اللہ داخل خزانہ کر دیں اور ترسیل چندہ انصار کے متعلق مرکزیہ دفتر انصار اللہ کو بھی اطلاع بھجوا دیں۔ اور ایک تہائی حصہ مقامی مجلس انصار اللہ کی ضروریات کے لئے رکھا جا سکتا ہے جس کی آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب کتاب رکھا جائے۔

مرکز کی طرف سے دیہاتی مجالس انصار اللہ کے معائنہ اور پڑتال کے لئے معائنین بھجوائے جانے زیر غور ہیں۔ ان کی پڑتال میں کوئی ایسی مجلس انصار اللہ نہ رہے [illegible] اگر ایسی چندہ انصار اور دیگر کاموں کے متعلق مرکز کی ہدایات پر عمل نہ کر رہی ہو۔ جس کے متعلق زعماء صاحبان کو مرکز کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے۔

صدر انصار اللہ مرکزیہ

محلہ دارالنصرت "ربوہ اور اس کے قریبی محلہ جات میں مکانات تعمیر کرنیوالے احباب متوجہ ہوں

محلہ دار النصرت" ربوہ اور اس کے قریبی محلہ جات میں مکانات تعمیر کرانے والے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آجکل اس محلہ میں نصب شدہ بھٹہ بی جدید باقاعدگی سے چل رہا ہے۔ جس پر اس وقت کافی پختہ اینٹ جمع ہو چکی ہے۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ اس بھٹہ کے قریبی محلہ جات میں مکانات تعمیر کرانے والے احباب جلد سے جلد امانت در بھٹہ بی جدید میں رقوم جمع کرا کر اپنے لئے اینٹیں ریزرو کروا لیں اور تعمیر کا کام جلد سے جلد شروع کرا دیں — مجھے معلوم ہوا ہے کہ دفتر آبادی ربوہ کی طرف سے بھی فوری مکانات کی تعمیر کے نوٹس جاری ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس کے پیش نظر بھی احباب کو جلد سے جلد مکانات کی تعمیر کی طرف توجہ دینی چاہئیے اور اپنے لئے اینٹیں ریزرو کروا لینی چاہئیں تاکہ اینٹیں ختم ہو جانے پر پھر انہیں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

(ناظم جائداد)

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ دو اڑھائی سال سے بیمار چلی آتی ہے۔ اس کے علاوہ میری لڑکی اہلیہ مولوی محمد افضل صاحب قریشی مبلغ سالٹ پانڈ افریقہ دماغی عارضہ سے بیمار ہیں۔ نیز میری دو اور لڑکیاں بھی بعض عوارض میں مبتلا ہیں۔ میں خود بھی پچھلے سال سے بیمار ہوں۔ اس کے علاوہ بھی بعض مشکلات درپیش ہیں۔ جماعت کے مخلصین اور درویشان قادیان سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری تمام بیماریوں اور مشکلات کو جلد سے جلد دور فرما کر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے آمین

عطا محمد سابق ہیڈ کلرک دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ - حال کوئٹہ

(۲) خاکسار نے امسال بی اے کا امتحان دیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ میری اور دوسرے امتحان میں شریک ہونے والے ...... طلباء کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد صدیق انچارج خلافت لائبریری ربوہ

(۳) میرے والد سید محمود شاہ صاحب پرانے صحابی ہیں ڈیڑھ ماہ [illegible] خون کی قے آنے کے بعد شدید بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

سید محمد مسعود شاہ از ربوہ

امسال پنجاب کے مڈل اسکولوں میں تین نئے مضامین

نئے مضامین پڑھانے کے لئے اساتذہ کی ضروری تربیت کا کورس ختم ہو گیا

لاہور ۱۹ ؍مئی۔ پنجاب کا محکمہ تعلیم اس صوبے کے مڈل سکولوں میں تین نئے مضامین شائع کر رہا ہے۔ یہ نئے مضامین دھات کا کام۔ بجلی کا کام اور فنی ڈرائنگ کے مضامین ہیں۔ ان کے علاوہ مڈل سکولوں میں لکڑی کے کام کی تربیت پہلے سے ہی دی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں مڈل سکولوں کے اساتذہ کو تربیت دینے کے لئے امریکہ کے واشنگٹن سٹیٹ کالج کے فنی تعلیم کے ایک ماہر ڈاکٹر سمتھ کی خدمات حکومت پنجاب نے حاصل کی تھیں۔ انہوں نے گذشتہ ہفتے تربیتی کورس ختم کر دیا ہے۔ مڈل سکولوں میں فنی تعلیم سے متعلق طلباء کو آشنا کرانے کے لئے یہ نئے مضامین شروع کئے جا رہے ہیں۔

برطانیہ میں شدید سردی

لندن ۱۹ ؍مئی۔ برطانیہ میں آجکل شدید سردی پڑ رہی ہے۔ اور درجہ حرارت گر کر ۳۶ درجے تک آ گیا ہے۔ برطانیہ کے مختلف حصوں سے برف اور اولے پڑنے اور طوفان آنے کی خبریں آ گئی ہیں۔

دائیں طرف چلنے کے انتظامات

کراچی ۱۹ ؍مئی۔ مقامی ٹریفک پولیس نے تمام بس ڈرائیوروں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ اپنے سرٹیفکیٹ کی تجدید کے لئے فوری طور پر درخواست دیں۔ یہ اقدام بائیں سے دائیں طرف چلنے کے مجوزہ اصول کے سلسلے میں کیا جا رہا ہے۔

زیر آب ایٹمی دھماکہ کامیاب رہا

واشنگٹن ۱۹ ؍مئی۔ امریکہ کے ایٹمی توانائی کے کمیشن اور محکمہ دفاع نے کل اعلان کیا کہ مشرقی بحر الکاہل کے علاقے میں ایک چھوٹے ایٹمی ہتھیار کا کامیابی کے ساتھ زیر آب دھماکہ کیا گیا ہے۔

مزدوروں کا عالمی اجلاس

ڈاکٹر مالک قیادت کریں گے

کراچی ۱۹ ؍مئی۔ پاکستان کے وزیر محنت ڈاکٹر مالک مزدوروں کے ۳۷ ویں عالمی اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ ڈاکٹر مالک اس مہینے کی ۲۸ تاریخ کو جنیوا روانہ ہو رہے ہیں۔

فرانس منصوبہ کولمبو کا رکن بن جائیگا

پیرس ۱۹ ؍مئی۔ فرانس نے منصوبہ کولمبو کے رکن ملکوں سے اپیل کی ہے کہ اسے منصوبہ کولمبو میں شامل کر لیا جائے۔ فرانس کو امید ہے کہ اس کی یہ درخواست منظور کر لی جائے گی۔ باخبر فرانسیسی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ فرانس ہند چینی کی ریاستوں کو امداد دے رہا ہے۔ جو منصوبہ کولمبو کے رکن ہیں۔ فرانس کی امداد کافی ہے اور فرانس ایشیائی ممالک کو ٹھوس امداد دینے کے قابل ہے۔ کچھ عرصہ پیشتر آسٹریلوی وزیر خارجہ مسٹر رچرڈ کیسی نے کہا تھا۔ کہ فرانس کولمبو تنظیم کا رکن بن جائیگا۔

جاپانی سائنسدانوں کا پروگرام

کراچی ۱۹ ؍مئی۔ پاکستان کے پہاڑی علاقوں کا جائزہ لینے کے لئے جاپانی سائنسدانوں کا جو وفد پاکستان آیا ہوا ہے۔ اس کے لیڈر پروفیسر کمتقادا نے کہا ہے کہ وہ پاکستان کے وسیع و عریض پہاڑی علاقوں کا مکمل دورہ کریں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ جاپانی وفد کوہ ہندوکش کے علاقے میں تین ماہ اور قراقرم کے علاقے میں پانچ ماہ تک قیام کرے گا۔ اس کے بعد جاپانی وفد یونیورسٹیوں اور تحقیقاتی اداروں کا دورہ کرے گا۔

ایٹمی بحری جہاز کی تیاری کے امکانات

واشنگٹن ۱۹ ؍مئی۔ امریکہ کے ایٹمی توانائی کمیشن اور امریکی بحریہ کے حکام نے امریکی کانگرس کے ایوان نمائندگان کے تجارتی بحری بیڑے اور سمکیات سے متعلق کمیٹی کو بتایا۔ کہ اس بات کی علامت موجود ہے۔ کہ آخرکار ایٹمی طاقت سے چلنے والے تجارتی جہاز اتنی ہی قیمت پر تیار کئے جا سکیں گے۔ جتنی کہ مروجہ ایندھنوں کے چلنے والے جہازوں کی تیاری پر آتی ہے۔ یہ کمیٹی تقریباً دقیانوسی تجارتی جہازوں کی جگہ نئے قسم کے تجارتی جہاز بنانے کے مسئلے کا جائزہ لے رہی ہے۔ کہ امریکہ کی کمپنیوں کو مروجہ قسم کے جہاز تیار کرنے چاہئیں۔ یا ایٹمی طاقت سے چلنے والے جہازوں کا انتظار کرنا چاہیئے۔ امریکہ کی ایٹمی توانائی کے ایٹمی بھٹی کو ترقی دینے کے شعبہ کے افسر اعلیٰ ڈاکٹر کینتھ ڈیویس نے کمیٹی کو بتایا کہ امریکہ ایٹمی طاقت سے چلنے والے جہاز کی تیاری کے مسئلہ کا برابر مطالعہ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاز کی تیاری کے امکانات روشن ہیں۔

قوم کی طرف سے مسٹر غلام محمد کو "محافظ ملت" کا خطاب قبول کرنے کی درخواست

کراچی ۱۹ ؍مئی۔ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد سے کل دو وفدوں نے ملاقات کی اور ان سے درخواست کی کہ وہ قوم کی طرف سے "محافظ ملت" کا خطاب منظور کر لیں۔ کیونکہ انہوں نے مختلف مواقع پر ملک کو تباہی سے بچایا ہے۔

اینٹی کمیونسٹ فرنٹ کے کنوینر مسٹر مظفر حسین نے گورنر جنرل کو ایک سپاسنامہ پیش کیا اور ۲۳ اداروں کے نمائندوں کی قیادت کرتے ہوئے اخوان پاکستان کے صدر مسٹر اے۔ ایم قریشی نے ایک مشترکہ سپاسنامہ پیش کیا۔ دونوں سپاسناموں میں قوم اور اسلام کے لئے گورنر جنرل کی خدمات کو خراج تحسین ادا کیا گیا ہے۔

اینٹی کمیونسٹ فرنٹ نے اپنے سپاسنامے میں کہا ہے کہ آپ نے صرف ایک مرتبہ بلکہ متعدد مرتبہ جبکہ داخلی و خارجی عناصر پاکستان کو تباہ کرنا چاہتے تھے بچایا ہے۔ اور آپ کا سب سے اعلےٰ کارنامہ مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بنانا ہے۔

آپ سے ہماری مؤدبانہ التماس ہے کہ آپ قوم کی طرف سے "محافظ ملت" کا خطاب قبول کریں اور قوم اس کے لئے آپ کی بے حد ممنون ہو گی۔

ان سپاسناموں کے جواب میں گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد نے کہا کہ میں ذاتی طور پر خطابات کے خلاف ہوں۔ کیونکہ میں نے صرف اسلام اور پاکستان کی خدمت کی ہے۔ لیکن اگر قوم مجھے یہ اعزاز بخشنا چاہتی ہے تو مجھے انکار نہیں ہو سکتا۔ بہرحال میں چند دن کے اندر آپ کو اس بارے میں بتا دوں گا۔

تیسری عالمی جنگ کا خطرہ

سر انتھنی ایڈن کا بیان

لنڈن ۱۹ ؍مئی۔ برطانیہ کے وزیر اعظم سر انتھنی ایڈن نے ایک انتخابی جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میری حکومت ایٹمی اسلحہ کے متعلق ایک بین الاقوامی سمجھوتہ کا تہیہ کر چکی ہے۔ انہوں نے کہا ہم تیسری ہولناک جنگ کو روکنا چاہتے ہیں اور امن برقرار رکھنے کے لئے اپنی فوجوں کو مضبوط بنانا چاہیئے۔

سمگلروں اور پولیس میں جھڑپ

کراچی ۱۹ ؍مئی۔ سمگلروں اور پولیس کی ایک جھڑپ میں ایک پولیس کانسٹیبل کے ہلاک اور دوسرے کے سخت زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے یہ حادثہ ریلوے ہسپتال کے قریب پیش آیا۔ معلوم ہوا ہے کہ کانسٹیبل غلام حسین اور محبوب سمگلروں کا تعاقب کر رہے تھے۔ سمگلروں کے پاس کافی مقدار میں افیون اور چرس تھا۔

امریکی گھی کی تقسیم

لاہور ۱۹ ؍مئی۔ امریکی گھی کی مفت تقسیم کے دوسرے روز لاہور کے نادار کنبوں میں پندرہ سو ٹین تقسیم کئے گئے۔ کوتوالی۔ سول لائنز اور مغلپورہ کے تھانوں میں امریکی گھی تقسیم کیا گیا۔ ہر کنبہ کو ایک ٹین گھی دیا گیا۔ امریکہ کے بیرونی امداد کے محکمہ نے پاکستان کے غریب کنبوں کے لئے ۲۸ ہزار من گھی فراہم کیا ہے اور یہ گھی اسی کا ایک حصہ ہے۔ سات ہزار من گھی لاہور کے نادار کنبوں میں تقسیم کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا۔ گھی تقسیم کرنے سے پہلے مجسٹریٹوں اور پولیس کے عملے نے شہر کا دورہ کیا۔ اور ایک ایک گھر میں جا کر اچھی طرح دیکھ بھال کر کے غریب کنبوں کی فہرستیں تیار کیں۔ غریب کنبوں میں گھی کی تقسیم سے پہلے سماجی اداروں میں گھی تقسیم کیا گیا۔ چنانچہ کئی یتیم خانوں اور محتاج خانوں اور خیراتی اداروں میں گھی تقسیم کیا گیا۔ ضرورت مند کنبوں میں چار افراد کے کنبوں کے لئے ایک ٹین فی کنبہ کے حساب سے گھی تقسیم کیا گیا۔ ہر ٹین میں تقریباً اٹھارہ سیر گھی تھا جس کی قیمت موجودہ بھاؤ کے مطابق تقریباً ۵۰ روپے بنتی ہے۔ آج ٹبی۔ مصری شاہ اور نولکھا تھانوں کے علاقوں میں گھی تقسیم کیا گیا۔

۱۲ ہزار من گھی پنجاب کے ان حصوں کے غریب کنبوں میں مفت تقسیم کیا جائیگا جو سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔

کارخانے کے مالکوں کو جرمانہ

گوجرانوالہ ۱۹ ؍مئی۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گوجرانوالہ نے میسرز سیکو ٹیکسٹائل ورکس اور میسرز انور کیمیکل ورکس گوجرانوالہ پر دو دو سو روپیہ جرمانہ کیا ہے۔ انہوں نے صنعتی اعداد و شمار ایکٹ بابت ۱۹۴۲ء کی خلاف ورزی کی تھی۔

آسٹریلیا کا ایٹمی شہر

سڈنی ۱۹ ؍مئی۔ آسٹریلیا کے ایک بنجر اور بے آب و گیاہ علاقے کے وسط میں ۰۰۰،۰۰۰،۴ روپیہ کی لاگت سے ایک نیا شہر تعمیر ہو رہا ہے۔ ایک ہزار کارکنوں کی ٹیم نئے ایٹمی تجرباتی میدان کی تیاری میں مصروف ہے اس میدان میں برطانیہ اور آسٹریلیا مشترکہ ایٹمی تجربات کریں گے۔

پاکستان بلجیم سے ۵ لاکھ ڈالر کا سوتی کپڑا درآمد کرے گا

امریکی بیرونی امداد کے تحت غیر ممالک سے پاکستان کا چھٹا معاہدہ

کراچی ۲۰ مئی۔ یہاں کل پاکستان اور بلجیم کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کے تحت پاکستان امریکہ کے بیرونی امداد کے پروگرام کے مطابق پانچ لاکھ ڈالر کی مالیت کا اعلیٰ قسم کا سوتی کپڑا بلجیم سے درآمد کرے گا۔ امریکی بیرونی امداد کے پروگرام کے مطابق غیر ممالک سے پاکستان کا یہ چھٹا معاہدہ ہے۔ جو سوتی کپڑا بلجیم سے آئے گا۔ اس میں گبروڈین ساڑیاں۔ زین۔ فلالین قمیصوں کا کپڑا۔ چھتریوں کا کپڑا۔ اور کنویس شامل ہیں۔ جس قدر کپڑا درآمد کیا جائے گا۔ وہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں مساوی تقسیم کیا جائے گا۔ معاہدے پر پاکستان کی طرف سے وزیر صنعت مسٹر ایم اے اصفہانی اور بلجیم کی طرف سے کراچی میں مقیم بلجیم کے سفیر مسٹر مال نے دستخط کئے۔ امریکہ کی بیرونی امداد کے پروگرام کے تحت پاکستان نے بلجیم کے علاوہ جرمنی برطانیہ ہانگ کانگ۔ اٹلی۔ لبنان کے ساتھ معاہدے کئے ہیں۔ توقع ہے کہ فرانس۔ جاپان۔ سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ کے ساتھ بہت جلد اسی قسم کے معاہدے ہو جائیں گے۔

حج پر جانے کے لئے خشکی کے راستے بند کر دئے گئے

کراچی ۲۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے عراق اور ایران کے راستے حج پر جانے کی ممانعت کر دی ہے۔ کل کراچی میں ایک سرکاری ترجمان نے بتایا۔ کہ حکومت نے یہ فیصلہ عوام کی شکایات کے پیش نظر کیا ہے۔ کیونکہ اس راستے سے سفر کرنے والوں کو بہت سی دشواریاں پیش آتی ہیں۔

ایک یونٹ کے قیام میں مزید تاخیر نہیں ہوگی (ڈاکٹر خان صاحب)

کوئٹہ ۲۰ مئی۔ وزیر مواصلات ڈاکٹر خان صاحب بذریعہ ریل کل یہاں پہنچے۔ ریلوے اسٹیشن پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ شہزادہ مساعد بن عبدالرحمن کے ساتھ بات چیت کو ابھی راز میں رکھا جا رہا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر خان صاحب نے کہا۔ کہ اب مغربی پاکستان کے ایک یونٹ کے قیام میں مزید تاخیر نہیں ہوگی۔ جونہی مجلس دستور ساز قائم ہو جائیگی۔ اس پر اس کا کافی اثر پڑے گا۔ ڈاکٹر خان صاحب آج بذریعہ خیبر میل لاہور کے لئے روانہ ہوں گے۔

ابوحسین سرکار مشرقی پاکستان کے دورے پر

کراچی ۲۰ مئی۔ مرکزی وزیر صحت مسٹر ابوحسین سرکار ۲۱ مئی کو مشرقی پاکستان کے چھ روزہ دورے پر جا رہے ہیں۔ وہ ڈھاکہ اور رنگپور میں قیام کرنے کے بعد ۲۷ مئی کو کراچی واپس پہنچیں گے۔

تھائی لینڈ کے وزیر اعظم پیرس میں

پیرس ۲۰ مئی۔ تھائی لینڈ کے وزیر اعظم مارشل سنگرام کل فرانس کے دورے پر پیرس پہنچ گئے۔ وہ یہاں فرانس کے حکام سے عام مشترک مسائل پر بات چیت کریں گے۔ مارشل سنگرام آج کل اسی سلسلے میں یورپ کا دورہ کر رہے ہیں۔

شاہ ایران سے پاکستانی سفیر کی ملاقات

تہران ۲۰ مئی۔ ایران میں پاکستانی سفیر جنرل رضا نے کل شاہ ایران سے پچاس منٹ تک گفتگو جاری رکھی۔ گفت و شنید کے دوران باہمی مفاد کے معاملات زیر بحث آئے شاہ نے پاکستان کے معاملات میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

کھنہ کو کراچی آنے کی دعوت

نئی دہلی ۲۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان کے وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا نے بھارت کے وزیر بحالیات مسٹر مہر چند کھنہ کو متروکہ جائیداد اور مواصلات سے متعلق امور پر گفت و شنید کرنے کے لئے کراچی آنے کی دعوت دی ہے۔

مرکزی کابینہ کا مزید اجلاس

مجوزہ دستور سے متعلق امور پر غور کیا گیا

کراچی ۲۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کل صبح وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے مرکزی کابینہ میں بھارتی وزیر اعظم کے ساتھ بات چیت کی روئداد سنائی۔ نیز یقینی واثق ہے۔ کہ کابینہ میں مجوزہ دستور ساز اسمبلی اور افغانستان سے متعلق امور پر غور کیا گیا۔

سیالکوٹ ۲۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک سو سکھوں پر مشتمل ایک جماعت عنقریب یہاں "بابے دی بیری" کی زیارت کے لئے آ رہی ہے۔

وحدتِ مغربی پاکستان کی حکومت کیلئے انتظامات مکمل کر لئے گئے

دستوری امور طے پانے کے بعد انتظامی مشینری کام شروع کر دیگی (مسٹر جی احمد کا بیان)

لاہور ۲۰ مئی مسٹر جی احمد نے کل یہاں بتایا کہ وحدت مغربی پاکستان کی حکومت کے عمل کے نفاذ کے لئے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ اور جوں ہی دستوری امور طے پا گئے۔ انتظامیہ مشینری بغیر کسی روک ٹوک کے کام کرنا شروع کر دے گی۔

مسٹر جی احمد مرکزی حکومت سے مشورے کے لئے آج لاہور سے کراچی روانہ ہو جائیں گے اور ایک ہفتہ کے بعد واپس پہنچیں گے۔ واپسی پر وہ مجوزہ وحدت کے ڈویژنل صدر دفاتر کا معائنہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری عملے کیلئے رہائشی جگہوں کا مسئلہ سنجیدہ بنا رہے گا۔ اگرچہ صورت حال سے نپٹنے کے لئے بہت تھوڑے وقت میں تمام ممکن اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ تاہم عملے کے لئے مکان مہیا کرنے کے کام میں کچھ وقت لگے گا۔

چوہدری خلیق الزمان منیلا پہنچ گئے

منیلا ۱۹ مئی۔ انڈونیشیا میں مقیم پاکستانی سفیر چوہدری خلیق الزمان منیلا پہنچ رہے ہیں۔ جہاں دوسری مصروفیات کے علاوہ وہ فلپائن کے مسلمانوں کی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

میدے اور سوجی کے نرخ میں کمی

لاہور ۲۰ مئی۔ حکومت پنجاب نے اپنے گوداموں سے میدہ اور سوجی خریدنے والوں کے لئے تھوک نرخوں میں کمی کا فیصلہ کیا ہے۔ میدہ ۲۳ روپے کی بجائے ۲۱ روپے ۱۲ آنے فی من ہوگا۔ اور سوجی ۲۳ روپے چار آنے کی بجائے ۲۲ روپے فی من ہوگی۔

ملتان میں شدید آندھی

ملتان ۲۰ مئی۔ کل شام ملتان میں سرخ آندھی کے زبردست طوفان سے جائیداد اور ذرائع مواصلات کو کافی نقصان پہنچا۔ نیز کئی افراد مجروح ہو گئے۔ پہلی رپورٹ سے اندازہ ہوتا ہے کہ تیز و تند ہواؤں کے جھکڑ سے چار سو کچے مکان منہدم ہو گئے ہیں۔ پنجاب ٹرانسپورٹ کے دفتر کے سامنے ایک درخت کے گرنے سے دو اشخاص کی ٹانگوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں اور شہر کے دوسرے حصے میں بھی متعدد افراد کو چوٹیں آئیں شام کے تقریباً سات بجے گرد آلود ہوا چلنی شروع ہوئی اور اس کی رفتار میں ہر طرف ہر لحظہ اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اگرچہ اس کی زد سے پکے مکان بھی نہیں بچ سکے۔ تاہم کچے مکانوں کو تو بہت زیادہ نقصان پہنچا۔

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے دادا جان ملک میر محمد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ان کو کامل صحت عطا فرمائے آمین ثم آمین

ملک محمود احمد اظہر متعلم سیکنڈ ایئر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(۲) امسال خاکسار کے دو لڑکوں عزیزان چوہدری محمد اسلم و محمد ارشد نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب جماعت سے عموماً اور درویشان قادیان سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزان کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

چوہدری محمد رمضان کارکن وکالت تبشیر